سوال

(247) بالغ لڑکی کا نکاح

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض اوقات والدین لڑکی کی شادی اس کی تعلیم کی غرض سے لیٹ درلیٹ کردیتے ہیں جبکہ لڑکے کی طرف سے شادی کا مطالبہ بھی ہوتا ہے یا ابھی لڑکی کا رشتہ طے نہیں ہوا لیکن والدین اس کے بالغ ہونے کے بعد صرف دنیاوی تعلیم کی غرض سے شادی میں تاخیر کردیتے ہیں اس کا شرعی حکم کیا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جس کسی کے ہاں لڑکی بالغ ہوجائے اور اس کا مناسب رشتہ مل رہا ہو تو پھر اس کی شادی میں تاخیر کرنا شرعی احکامات کی صریح خلاف ورزی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب تمہارے پاس ایسا آدمی پیغام نکاح لے کر آئے جس کے دین اور اخلاق کو تم پسند کرتے ہو تو اس کا نکاح دے دو"۔ (ابن ماجہ کتاب النکاح)

نکاح کی تاکید میں آپ نے ایک اور موقعہ پر فرمایا: "اے نوجوانوں کی جماعت جو تم میں سے نکاح کی طاقت رکھے وہ شادی کرے اس لئے کہ شادی نگاہ کو پست کرنے والی اور شرم گاہ کی حفاظت کرنے والی ہے۔" (متفق علیہ)

مسلمان والدین کو چاہیے کہ وہ درس وتدریس اور تعلیم و تعلم کا بہانی بنا کر شادی سے انکار نہ کریں۔ یونیورسٹی کی سطح پر اعلیٰ تعلیم کا حصول عورت کے لئے ضروری نہیں۔ عورت کے لئے اتنا ہی مناسب ہے کہ وہ ابتدائی تعلیم، لکھنا پڑھنا، قرآن مجید، تفسیر و حدیث سے فائدہ اٹھانے کے قابل ہوجائے اور اگر مزید تعلیم کی ضرورت ہو تو وہ اپنے شوہر سے اجازت لے کر تعلیم حاصل کرسکتی ہے یا شادی سے قبل حصول تعلیم کی شرط لگا سکتی ہے۔ ہمارے ماحول میں سکولز و کالجز اور یونیورسٹیز کے طلباء و طالبات کے حالات انتہائی ناگفتہ بہ ہیں۔ عشق معاشقے کی داستانیں تو عام ہیں اولادیں والدین کی نگرانی سے نکل کر معاشرتی بگاڑ کا باعث بن چکی ہیں۔ بجائے اس کے کہ لڑکیاں اور لڑکے فعل حرام کا ارتکاب کریں ان کا شرعی طریقے سے نکاح کردینا ہی مناسب اور شریعت کا تقاضا ہے لہذا تعلیم کا بہانہ بنا کر شادی سے تاخیر کرنا درست نہیں ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

تفہیمِ دین

کتاب النکاح، صفحہ:323

محدث فتویٰ